فون نمبر ۹   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر: روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۴ احسان ۱۳۴۵ ھش ۴ ربیع الاول ۱۳۸۶ ھ ۲۴ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۴۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں مدد کا سامان پیدا کر سکیں

اگر کوئی سراسر دنیا میں ہی منہمک ہوتا ہے تو وہ اپنے لئے محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے

"خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے چونکہ اس راہ سے بھی ابتلا آتا ہے اور اسی ابتلاء کی وجہ سے انسان چور، قمار باز، ٹھگ، ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بری عادتیں اختیار کر لیتا ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ پس ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعوےٰ ہی رہ جاتا ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۶ صفحہ ۵-۱۲ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۳ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

○ امسال ایم۔ اے عربی کا امتحان ۱۲ جولائی سے شروع ہو رہا ہے۔ گزشتہ سال محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یونیورسٹی کے اس امتحان میں پہلی تین پوزیشنز ہمارے کالج کے طلباء نے حاصل کی تھیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ امسال اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے ہمارے طلبہ اور طالبات کو گزشتہ سے بڑھ کر ہر رنگ میں شاندار کامیابیاں عطا فرماتے ہوئے ہر آن خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار بشارت الرحمٰن ایم۔ اے۔
صدر شعبہ عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

○ میرے نسبتی بھائی عزیزم شریف احمد صاحب جو قلب و جگر اور دوسرے عوارض سے بیمار ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ ان کے دل کا اپریشن ۲۴/۶/۶۶ بروز جمعہ ہو رہا ہے۔ چونکہ اپریشن نازک اور پیچیدہ ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب فرمائے اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(نور الحق انور سابق مبلغ مشرقی افریقہ)

○ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی وصول شدہ رقوم

فوراً مرکز میں بھجوا دی جائیں

تمام جماعتوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر فاؤنڈیشن کی رقوم وصول ہو رہی ہیں اور کافی مقدار میں اس وقت مقامی طور پر جمع ہو چکی ہیں۔ براہ مہربانی امراء صاحبان اور سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن اس کی خاص نگرانی فرما دیں کہ یہ رقم ایک ہفتہ کے اندر اندر مرکزی خزانہ میں پہنچ جائے۔ اور ۳۰ جون تک بالخصوص جو رقوم بھی وصول ہوں۔ انہیں ساتھ کے ساتھ مرکز میں پوری تفصیل کے ساتھ بھجوا دیا جائے۔

چیک یا ڈرافٹ وصول کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ صرف Fazle Umar Foundation Rabwah کے نام پر لئے جائیں۔

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ جون ۱۹۶۶ء

اسلام کا پیغام پہنچانے کے راستہ میں مشکلات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء میں جو الفضل ۱۱-۵-۶۶ میں شائع ہو چکا ہے۔ اسلام کا پیغام تمام دنیا کو پہنچانے کے راستہ میں ہماری جماعت کے لئے جو مشکلات ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے سب سے اول مشکل تو یہ بتائی ہے کہ دنیا کی اتنی بڑی آبادی کو پیغام پہنچانے کے لئے صرف اشتہارات پر جو ڈاک خرچ ہوتا ہے۔ وہ ہماری غریب جماعت کی استطاعت سے باہر ہی نہیں بلکہ غیر ممکن ہے۔

اس کے علاوہ جو دیگر مشکلات ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہے کہ

" اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دقتیں ہیں جو اس مقصد کے حصول کی راہ میں حائل ہیں۔ مثلاً دنیا کا ایک بڑا حصہ ایسا بھی ہے جو ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ جب اسے بات سنائی جائے۔ تو وہ ہماری بات سننے کی بجائے ہمیں گالیاں دینے پر اتر آتا ہے۔ پھر دنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصہ ایسا بھی ہے کہ جو ظاہری اخلاق کا مظاہرہ کر کے ہماری بات تو سن لیتا ہے۔ لیکن اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اخلاق کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہم ان کی بات سن لیں۔ انہیں بات کرنے سے منع نہ کریں۔ لیکن ہمیں اس بات کی بھی ضرورت نہیں کہ پوری توجہ سے ان کی بات سنیں۔ پھر جو لوگ ہماری بات کو سنتے ہیں۔ اور توجہ سے بھی سنتے ہیں۔ ان میں سے بھی بڑے حصہ کے دلوں کی کھڑکیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی صداقت کے قبول کرنے کے لئے ان کی شامت اعمال کی وجہ سے کھلتی نہیں۔ غرض ہماری راہ میں بڑی مشکلات ہیں۔"

(الفضل ۱۱-۵-۶۶ صـ۳)

غیر اسلامی اقوام کو جانے دیجئے آجکل مغربی تہذیب کے اثر سے خود مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ مندرجہ ذیل حوالوں سے ظاہر ہے۔ ایک اردو کے دینی اخبار کے ایڈیٹر فرماتے ہیں :

" وہ نماز کے پابند نہ تھے۔ عرف عام میں جس چیز کو مذہبیت کہا جاتا ہے۔ وہ بھی ان میں موجود نہ تھی۔ وہ گاہے گاہے قدامت پرستی کے ضمن میں مجھ سے اختلاف بھی کر لیا کرتے تھے۔ مثلاً انہیں اچھی پکچر دیکھنے کا بے حد شوق تھا وہ کبھی کبھی ہنسی مذاق میں مجھے بھی اس کی دعوت دیتے۔ انکار پر بحث چل نکلتی۔ مگر ان ساری باتوں کے باوجود وہ اول و آخر مسلمان تھے ان کے دل میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی محبت موجزن تھی۔ جب کبھی کوئی ان کے سامنے کوئی شریعت کا مذاق اڑانے کی کوشش کرتا وہ جلال میں آجاتے وہ سب کچھ برداشت کر سکتے تھے مگر اسلام کی توہین برداشت کرنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ اسی طرح کردار اور سیرت کے اعتبار سے ان کی زندگی بلاشبہ مثالی زندگی تھی۔"

یہ ایک مغربی پاکستان کے ایسے دینی اخبار کے ایڈیٹر صاحب کی تحریر کا اقتباس ہے جو اپنے آپکو اسلام کا بہت بڑا اجارہ دار خیال کرتے ہیں۔ ان ایڈیٹر صاحب کے نزدیک اول و آخر مسلمان ہونے کا معیار یہ ہے کہ خواہ کوئی نماز بھی نہ پڑھتا ہو۔ اور ایک بھی بنائے اسلام پر عامل نہ ہو۔ پھر بھی وہ اول و آخر مسلمان ہو سکتا ہے۔ اگر وہ اسلام کے لئے جوش و خروش کی نمائش کر سکتا ہے۔ نمائش ہم نے اس لئے کہا ہے۔ کہ اگر کسی کو دین کا صحیح جوش ہو تو وہ سب سے پہلے پانچ بنائے اسلام کو اپنا شعار بناتا ہے۔ اگر یہی نہیں ہے تو وہ لاکھ اسلام کے متعلق ڈینگیں مارے۔ اس کو کم ازکم اول و آخر مسلمان تو کوئی کہنے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ صاحب اپنے دوست کو یہ خطاب دینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔

الغرض یہ حالت ہے آج اسلام کی کہ وہ لوگ جو اسلام کے واحد اجارہ دار بنتے ہیں۔ اپنے دوستوں کے لئے ہر قسم کی جھوٹ دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر احمدیت کا ذکر آجائے اور احمدی خواہ سر سے پاؤں تک اسلامی شعار کا نمونہ ہو۔ اور خواہ وہ تبلیغ اسلام کے لئے کتنی ہی قربانی کر رہا ہو۔ ان حضرات کو جوش اسلام آجاتا ہے اور گالیوں تک ہی نہیں بلکہ طرح طرح کی روکاوٹیں راستہ میں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حوالے سے آپ نے دیکھ لیا ہے کہ ان دینی اجارہ داروں کے دلوں میں کس قسم کا جوش اسلام ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ مرض صرف یہاں ہی نہیں بلکہ اب وہاں تک بھی جا پہنچا ہے۔ جہاں سے اسلام کا چشمہ پھوٹا تھا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ ہوں۔

" صدق کے ایک کرم فرما کا مکتوب حج سے واپسی کے بعد:-

" اہل حجاز کو دیکھ کر دل کو دکھ ہوا۔ روح مکالے پوری طرح کارفرما ہے۔ جدہ کو اگر حجاز کا پیرس کہا جائے تو مبالغہ نہیں۔ اس بربادی کی ساری ذمہ داری علمائے حجاز پر ہے۔ جنہوں نے پہلے مغربیت کو اپنایا۔ خواتین کے میک اپ اور سگرٹ نوشی کو دیکھ کر یورپ کی عورتیں شرما جائیں۔ عوام کا معیار زندگی ضرور بڑھ گیا ہے۔ لیکن معیار اخلاق حد درجہ گر گیا ہے۔ یہ نعمتیں ہیں دولت کی بہتات کی۔ میری دعا ہے کہ خدا انہیں وہی سابقہ افلاس دے دے۔ تاکہ ان کا ایمان اور کردار محفوظ ہو سکے۔ یہ تو برہنگی کی ترقی ہے"۔ . . . .

معیار زندگی ملتسدے سے بلند تر ہوتا جا رہا ہے۔ بڑی بڑی امریکن اس طرح دوڑتی پھرتی ہیں جیسے ہمارے سائیکلیں اور رکشائیں۔ چھوٹے سے چھوٹا مزدور ہوٹل کا ملازم دربان اور فراش 555 اور craven A سگرٹ کے کش اڑاتا پھرتا ہے۔ مکہ۔ مدینہ اور جدہ کے تمام عالی شان اور وسیع بازار امریکہ یورپ اور چین و جاپان کے مصنوعات سے بھرے پڑے ہیں۔ نئے طرز کے مکانوں اور تعمیرات کی مسلسل قطاروں، سیمنٹ کی سڑکوں اور پارکوں اور مکانوں کے فرنیچر اور ساز و سامان آرائش سے لنڈن اور نیویارک کا دھوکا ہوتا ہے۔ حد یہ ہے کہ مشروبات اور ماکولات بھی سب امریکہ اور یورپ کے ملکوں کے اعلیٰ اور بیش قیمت کپڑے سب چین جاپان جرمنی یا فرانس کے اس میں شبہ نہیں کہ دولت و ثروت اور خوشحالی اللہ کی بڑی نعمت ہے اور قرآن میں اس کو خیر اور فضل اللہ کہا گیا ہے۔ لیکن جب دولت کی یہی ریل قرآن کی اصطلاح میں ترفہ تکاثر کا سبب بن جائے۔ تو یہی دولت ایک سخت ابتلا اور فتنہ بن جاتی ہے۔ اور قرآن میں اس کے لئے وعید شدید مذکور ہے۔ آج کون کہہ سکتا ہے کہ وہاں یہ صورت حال درپیش نہیں ہے۔ ارض حرم میں غیر مسلموں کا گزر نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس سے کسے انکار ہوگا کہ غیر اسلامی تہذیب و تمدن پر وہاں کے دروازے بند نہیں ہیں۔ اور اس کے اثرات شعوری یا غیر شعوری طور پر پھیل رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ علمائے حجاز کو اس موقعہ پر جس روشن دماغی اور بیدار مغزی سے کام لے کر اس سیلاب کا رخ بدلنے اور اسے صحیح راہ پر لگانے کا فرض انجام دینا چاہیئے تھا وہ انہوں نے نہیں کی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ یہ کام کہیں بھی نہیں ہو رہا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہے کہ اسلام کا تعلق زندگی سے مضمحل اور کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ یہ وقت کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ اور کتنے ہیں جو اسے محسوس بھی کرتے ہیں"۔

(صدق جدید ۳-۶-۶۶ صفحہ ۷)

یہ حالت ہے اس مقدس سرزمین کی جہاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر اللہ اکبر کا نعرہ سب سے پہلے بلند کیا تھا اور جہاں سے بلند ہو کر یہ آواز ایک طرف کوہ الپس سے یورپ میں اور دوسری طرف کوہ ہمالیہ سے ایشیا میں جا کر ٹکرائی۔ یہ حال ہے اس مقدس سرزمین کا۔ اس سے اندازہ کر لیجئے کہ باقی اسلامی ممالک کا کیا حال ہے۔

الغرض آج شاید سب سے بڑی مشکل اسلام کے حقیقی پیغام کے لئے خود وہ ممالک ہیں جن کو اسلامی دنیا کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ تہذیب نو کے گلستانوں میں نئے نئے داخل ہو رہے ہیں۔ (باقی)

فضائلِ القرآن

حضرت طالوت کے حالات قرآنِ حکیم کی روشنی میں

(محترم شیخ عبد القادر صاحب جالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

گیارھویں صدی قبل مسیح میں بنی اسرائیل پر قضاۃ کی حکومت تھی۔ عمالیق، مدیانیوں اور فلسطیوں کے پے در پے حملوں کی وجہ سے بنی اسرائیل پر قافیہ حیات تنگ ہو چکا تھا۔ انہوں نے اپنے وقت کے قاضی اور نبی حضرت سموئیل سے درخواست کی کہ آپ ہم پر کوئی بادشاہ مقرر کر دیں جس کے تحت ہم اس بیرونی خطرہ کا مقابلہ کر سکیں یہ خطرہ بلائے بے درماں کی طرح ہمارے سروں پر مسلط ہے۔ سموئیل نبی نے بنیامین قبیلے کے ایک مرد غازی ساؤل کو جسے عرفِ عام میں طالوت کہتے تھے[1] بنی اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔ حالت یہ تھی کہ تابوت سکینہ جس میں الواحِ تورات اور آل ہارون کے تبرکات رکھے تھے وہ بھی فلسطی چھین کر لے گئے تھے جس کے باعث بنی اسرائیل کے حوصلے بہت پست ہو چکے تھے۔ سموئیل نبی نے چونکہ ایک عام شخص کو بادشاہ مقرر کیا تھا رُشد و تقوے اور قوت و مقاومت معیار تھا نہ کہ خاندانی وجاہت اس لئے اس انتخاب پر بنی اسرائیل عام طور پر مطمئن نہیں تھے۔ حضرت سموئیل نبی نے بتایا کہ یہ انتخاب خدا کی طرف سے ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ تابوتِ سکینہ بھی تمہیں واپس مل جائے گا اور تمہارے تھوڑے بہتوں پر غالب آ جائیں گے۔ حضرت طالوت نے اپنی فوج مرتب کی۔ میدانِ کارزار میں ایک ندی کے ذریعہ آزمائش کی گئی۔ حالت یہ تھی کہ ہر وقت ہر شخص "العطش" پکار رہا تھا۔ طالوت نے اعلان کیا کہ جو شخص اس ندی سے سیراب ہو گا۔ وہ ہمارا ساتھ نہیں دیگا ہاں ایک چلو بھر پانی پی سکتا ہے۔ اکثریت نے پیاس کے ہاتھوں مجبور ہو کر خوب پانی پیا۔ تھوڑے لوگ ایسے تھے جنہوں نے نہیں پیا۔ فوج کے اس قلیل حصہ کو دشمن کے کثیر حصہ پر فتح عطا ہوئی۔ تابوت یوں واپس ملا کہ فلسطی قبائل میں طاعون پھیل گئی۔ ان کے سیانوں نے مشورہ دیا کہ تابوت چھیننے کی وجہ سے قہرِ خداوندی کا نزول ہو رہا ہے اس کو واپس کرو چنانچہ مذکورہ شکست سے کچھ عرصہ پہلے ہی فلسطی "تابوت کو بیل گاڑی پر لاد کر اسرائیلی سرحد پر چھوڑ گئے تھے۔ جانور رواں رواں اسرائیل کے علاقہ میں صندوق کو لے آئے۔ اس طرح حسبِ بشارت "عہد کا صندوق" بنی اسرائیل کو واپس مل گیا۔

طالوت کے ہاں ایک اسرائیلی چوپان کا نوعمر لڑکا تھا۔ ایک جنگ میں جبکہ ایک فلسطی دیو ہیکل پہلوان جالوت 'دعوتِ مبارزت' دے رہا تھا تو یہ نو آموز لڑکا آناً فاناً اس کے سامنے آ گیا۔ اپنے گوپھن سے کچھ اس طرح نشانہ باندھا کہ جالوت کا سر پھٹ گیا۔ وہ چکرا کر گرا ہی تھا کہ یہ نوجوان اس کے سینہ پر سوار تھا۔ اس کا سر کاٹ کر طالوت کے سامنے پیش کر دیا۔ ایک چڑیا نے باز کا مقابلہ کیا تھا۔ بنی اسرائیل کے حوصلے بہت بڑھ گئے۔ پھر عمالیق۔ مدین قبائل اور فلسطی بنی اسرائیل کے سامنے کہیں ٹھہر نہیں سکے۔ یہ لڑکا ترقی کر کے "پہلوانِ رب جلیل داؤد" بن گیا۔ چالیس سال کی حکومت کے بعد طالوت اور اس کے بیٹے کو ایک عمالیقی نے تنہا پا کر قتل کر دیا۔ اس طرح وہ شمع بجھ گئی جس نے اسرائیل کے ظلمت کدہ کو منور کر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چونکہ طالوت پہلا بادشاہ تھا۔ اس سے پہلے بادشاہ نہیں بلکہ قاضی حکومت کرتے تھے اس لئے قرآنِ حکیم میں فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل نے درخواست کی کہ ان پر کوئی بادشاہ مقرر کیا جائے یوں بنی اسرائیل میں بادشاہت کا آغاز طالوت کے ذریعہ ہوا۔ طالوت کے مفصل حالات سورۃ بقرہ میں بیان ہوئے ہیں۔

بائبل میں بھی یہ واقعہ کتاب سموئیل اوّل میں بیان ہوا ہے لیکن بائبل کے بیانات اتنے بے ربط ہیں کہ ان سے کوئی واضح نتیجہ اخذ کرنا مشکل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سموئیل نبی کی کتاب، ساتویں صدی قبل مسیح میں دوبارہ لکھی گئی اس میں دل کھول کر ترمیم و اضافہ کیا گیا۔ ساتویں صدی قبل مسیح میں بادشاہت کے خلاف ایک تحریک چل رہی تھی۔ بادشاہت کا نکتہ آغاز چونکہ ساؤل یعنی طالوت کی شخصیت تھی اس لئے اس کے خلاف مواد بھی سموئیل نبی کی کتاب میں بھر دیا گیا۔ اس کتاب کے پس منظر میں ہمیں دو کہانیاں ملتی ہیں۔ ایک بادشاہت کے خلاف اور ساؤل کی مخالفت میں دوسری بادشاہت کے حق میں اور ساؤل کی تائید میں۔ ان دو کہانیوں کو کسی بعد کے مرتب نے ایک کہانی کی صورت میں ڈھال لیا۔ اس کا رجحان بھی ساؤل کے خلاف تھا۔ ساؤل کے بعض واقعات اس کے نام سے حذف کر دئے گئے اور دوسرے "بہادرانِ اسرائیل" کے نام سے منسوب کر دئے گئے ساؤل کی مخالفت کا جذبہ چونکہ نمایاں تھا۔ ندی والی آزمائش جدعون کی طرف منسوب کر دی گئی جو کہ ساؤل سے ڈیڑھ سو سال پیشتر قاضیوں کے عہد میں ایک اسرائیلی ہیرو تھا "تابوت چونکہ تائید ایزدی اور سلطنت کا نشان تھا۔ تابوت کی واپسی کا باب ساؤل کے حالات میں سے نکال کر، اس کے تقرر سے پیشتر کے واقعات میں رکھ دیا گیا۔ ساؤل کے حالات کا مقدمہ افتتاح قاضی کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ اس ادل بدل سے سموئیل کی کتاب کے بیانات بہت کچھ بے ربط ہو گئے۔ تاریخی واقعات مشتبہ اور مشکوک ہو گئے۔ ساؤل کی شخصیت کو ہرچند داغدار بنانے کی سعی کی گئی۔ اس کا تقرر اللہ تعالیٰ کے اذن پر نبیِ وقت نے کیا تھا۔ اس سے انکار تو نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ استحقاق واپس لیا گیا۔ رِدائے بادشاہت چھینی گئی۔ پہلے ساؤل کو نبی کا خطاب دیا گیا۔ بنی اسرائیل کا نجات دہندہ اور خداوند کا ممسوح کہا گیا اب ایک بد رُوح اس پر مسلط کر دی گئی۔ ایک حاسد، جفا جُو اور کینہ پرور دشمنِ داؤد کے رُوپ میں اسے پیش کیا گیا۔ آغاز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن پر نبی وقت نے بادشاہت کا تاج ساؤل کے سر پر رکھا نبوت کی رُوح اسے عطا ہوئی۔ انجام یہ ہوا کہ خودکشی کی موت وہ مر گیا۔ اصل کہانی بھی چونکہ سموئیل کی کتاب میں موجود ہے اس لئے بائبل میں ساؤل کی صفاتِ حسنہ اور اعمالِ سیئہ کا ایک معجون مرکب تیار ہو گیا۔ جو کہ روحانی مریضوں کو کھلایا جاتا ہے۔ اس سے شفا کیا ہونی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اب قرآنِ حکیم کا مطالعہ کیجئے ایک جوہر آبدار کو بائبل کے انبارِ خذف میں سے نکال کر دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے طالوت اور داؤد کی شخصیت کو اس کے حقیقی پسِ منظر میں اجاگر کیا گیا۔ قرآنِ حکیم کا کتنا بڑا احسان ہے لیکن ناقدری اور احسان فراموشی کا یہ عالم ہے کہ قرآن حکیم پر اعتراض ہوتا ہے کہ اس میں بائبل کے خلاف واقعات درج ہیں۔

۱۔ ندی والی آزمائش قرآنِ حکیم نے طالوت کی طرف منسوب کر دی حالانکہ ان سے ڈیڑھ سو سال پہلے جدعون سے یہ واقعہ پیش آیا تھا۔

۲۔ تابوتِ سکینہ کی واپسی طالوت کے عہد میں نہیں ہوئی بلکہ اس سے کہیں پہلے ہو چکی تھی۔

۳۔ ایک ایسی شخصیت جسے اللہ تعالیٰ نے رد کر دیا جو داؤد کا دشمن حاسد اور ایک کینہ توز شخص تھا اسے قرآن حکیم نے شرف، بزرگی اور فضیلت کا سہرا پہنا دیا۔

یہ ہیں اعتراضات جو کہ عیسائی علماء اور مستشرقین نے قرآن حکیم کے صاف ستھرے اور آبِ کوثر سے دھلے ہوئے بیانات پر کئے ہیں۔ اعتراض یہ نہیں کہ قرآن حکیم نے ایک عظیم اسرائیلی شخصیت کو مطعون کیا۔ اعتراض یہ ہے کہ اسے اتہامات سے بری کیوں کیا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کے مقالہ نویس نے دنیا کو بتایا کہ ساؤل ایک عظیم شخصیت، بہادر، محرک اور معمارِ قوم و سلطنت" وجود تھا۔ بائبل کے "مختلف فیہ، بے ربط اور متخالفانہ بیانات میں بھی اس کی عظیم شخصیت کی جھلک نمایاں ہے۔ افسوس کہ بائبل نے اس کی عظمت کا اندازہ بہت کم لگایا ہے"۔

قرآنِ حکیم کا یہ کتنا بڑا کمال ہے کہ

[1] ساؤل کا مقابلہ عمالیق یعنی عرب قبائل سے تھا۔ عربوں میں آپ کا نام طالوت مشہور ہوا۔ کتاب سموئیل میں لکھا ہے "وہ ایسا قد آور تھا کہ لوگ اسکے کندھے تک آتے تھے"۔ قرآن حکیم میں ہے بسطۃ فی العلم والجسم۔

اس نے اہم قدیمہ کے جو حالات بیان کئے ان میں حق اور حکمت ہے۔ زمانہ ہزار گردشوں کے بعد انہی صداقتوں کو پیش کرنے پر مجبور ہے جن کی طرف قرآن کریم نے راہ نمائی کی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا میں ساؤل کے تحت مذکورہ نوٹ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ بائبل کے بیانات دو مختلف قسم کی روایات پر مبنی ہیں۔ ایک میں ساؤل کی مخالفت پیشِ نظر ہے اور ایک میں موافقت۔ بحث کو سمیٹتے ہوئے مقالہ نویس نے لکھا ہے:۔

"مختصر یہ کہ بائبل کی روایات
میں ہمیں ایک ایسی شخصیت کی
جھلک ملتی ہے جو کہ بہادر۔
محرک اور عظیم کارہائے نمایاں
میں ممیّز ہے۔ سلطنت کی
تعمیر میں اس کی خدماتِ جلیلہ
قابلِ پذیرائی ہیں۔ بائبل
نے ساؤل کی خدمات کا
اندازہ اصل سے کم لگایا
ہے۔"

کاش مقالہ نویس قرآنِ حکیم کو بھی ایک نظر دیکھ لیتے۔ انہیں پتہ لگ جاتا کہ بنی اسرائیل نے اپنے ایک عظیم ہیرو کی ناقدری کی لیکن قرآنِ حکیم نے اس کے حقیقی خط و خال کو نمایاں کیا۔

علمائے انسائیکلوپیڈیا کا اعترافِ قرآنی عظمت کی بالواسطہ گواہی ہے۔ چشمِ بینا کے لئے سرمۂ بصیرت اور جویائے حق کے لئے نشانِ صداقت۔

جرمنی میں عظیم الشان مساجد کس نے تعمیر کیں؟

(مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی ایم۔ اے سابق مبلغ جرمنی حال راولپنڈی)

روزنامہ نوائے وقت مؤرخہ ۹ جون ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں "جرمنی میں مساجد" کے زیرِ عنوان ایک باتصویر معلوماتی مضمون شائع ہوا ہے جس میں جرمنی کی مختلف عالی شان مساجد سے متعارف کرایا گیا ہے۔ ان مساجد کا مختصر تعارف کراتے ہوئے سنِ تعمیر اور محلِ وقوع کی نشاندہی بھی کی گئی ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ مساجد کس نے تعمیر کرائی ہیں حالانکہ سوال اس مضمون کو پڑھنے کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس قابلِ فخر اسلامی کارنامہ کو کس نے سرانجام دیا؟

گزشتہ نصف صدی میں یورپ امریکہ اور افریقہ میں اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں جو مساجد تعمیر کی گئی ہیں انکے ذکر میں جماعتِ احمدیہ کی مساعی کو کسی صورت میں بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا زیرِ نظر مضمون "جرمنی میں مساجد" میں بھی مضمون نگار نے جماعتِ احمدیہ کے نام کو تو حذف کر دیا لیکن جماعتِ احمدیہ کے کام کو وہ حذف نہ کر سکا۔

اخبار کے صفحہ اوّل پر شائع شدہ تصویر میں ہیمبرگ کی مسجد کے ایک مینار کے پہلو میں مؤذن اللہ اکبر کی صدا بلند کر رہا ہے۔ اس تصویر کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے:۔

"بندرگاہ ہیمبرگ کے نواحی
علاقے سٹیلنگن میں کافی
مسلمان آباد ہیں۔ اس علاقے
میں ۱۹۵۷ء میں مسجد تعمیر کی گئی
مسجد کے امام بلندی پر کھڑے
اذان دے رہے ہیں۔"

مسجد کے یہ امام مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب ہیں جو گزشتہ اٹھارہ سال سے جرمنی میں جماعتِ احمدیہ کے باقاعدہ مبلغ کی حیثیت سے جہادِ تبلیغ میں شبانہ روز مصروف ہیں۔

نوائے وقت کی مذکورہ اشاعت کے آخری صفحہ پر ہیمبرگ کی اسی مسجد کی پوری تصویر شائع کی گئی ہے جس کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے:۔

"یہ مسجد ہیمبرگ کے نواحی
علاقے میں واقع ہے۔ اس
مسجد کی تعمیر ۱۹۵۷ء میں کی گئی
فنِ تعمیر کے نکتہ نظر سے یہ مسجد
مشرقی اور مغربی خیالات کا
امتزاج ہے اس مسجد کے
دروازے پر دو چھوٹے چھوٹے
گنبد ہیں جو اس عبادت گاہ
کا امتیازی نشان ہیں۔"

مغربی جرمنی کے اس سب سے بڑے شہر ہیمبرگ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ ۱۹۵۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعتِ احمدیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے دورۂ یورپ کے سلسلہ میں جب یہاں تشریف لائے تو یہاں کی میئر کی طرف سے حضور رضی اللہ عنہ کے اعزاز میں شاندار استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ حضور رضی اللہ عنہ کے اس دورہ کے بعد جرمنی میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے کام کو بہت تقویت پہنچی اور چند ہی سالوں میں یکے بعد دیگرے جماعت کو دو مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت کی طرف سے جو دوسری مسجد فرانکفورٹ میں تعمیر ہوئی اس کا فوٹو بھی نوائے وقت کی مذکورہ اشاعت کے آخری صفحہ پر شائع ہوا ہے جس کے نیچے لکھا ہے کہ:۔

"اس مسجد کا افتتاح ۱۹۵۹ء
میں شاعرِ مغرب یوہان ولف
گانگ گوئٹے کے پیدائشی شہر
فرانکفورٹ میں ہوا۔"

ان مساجد کے علاوہ جرمنی میں جو مساجد ہیں ان میں سے برلن کی مسجد کا بھی احمدیت سے تعلق ہے کیونکہ یہ مسجد احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کے زیرِ انتظام ہے۔

آفن اور ہیمبرگ کی مساجد ہنوز زیرِ تعمیر ہیں۔

شویٹسنگن (ہائیڈل برگ) کی جس مسجد کا ذکر مضمون میں کیا گیا ہے یہ مسجد اٹھارویں صدی کے اواخر میں ایک جرمن شہزادے نے اپنے محل کی زینت کے طور پر بنوائی تھی۔ یہ محل اور مسجد بھی اب محکمہ آثارِ قدیمہ کی تحویل میں ہے۔ اب گزشتہ چند سالوں سے حکومت نے ہائیڈل برگ اور اس سے ملحقہ مضافات میں کام کرنے والے ترک اور عرب مسلمانوں کو عیدین کی نمازیں یہاں ادا کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

نوائے وقت میں شائع شدہ زیرِ نظر مضمون پاکستان میں مغربی جرمنی کے سفارتخانہ کے شعبہ اشاعت کی طرف سے شائع ہونے والے رسالہ "معلوماتِ جرمنی" کی اشاعت اپریل و مئی ۱۹۶۶ء جلد ۳ نمبر ۵ سے ماخوذ ہے۔ اصل مضمون میں جرمنی میں تبلیغِ اسلام کی کامیابی کا بھی واشگاف الفاظ میں اعتراف کیا گیا ہے لیکن نوائے وقت کے مضمون نگار نے نہ جانے کس مصلحت کے پیشِ نظر اس حقیقت کو قارئین سے مخفی رکھنا پسند کیا ہے۔

رسالہ "معلوماتِ جرمنی" کے اس مضمون کے آخر میں اسلامی تبلیغ کے زیرِ عنوان تحریر ہے:۔

"جرمنی میں اسلام کی تبلیغ
کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے
اس تبلیغی کام کا ایک عظیم کارنامہ
قرآن حکیم کا جرمن زبان
میں ترجمہ ہے۔ جرمنی میں اسلامی
تبلیغ کی کامیابی کا یہ ثبوت ہے
کہ کافی تعداد میں جرمنوں
نے اسلام قبول کر لیا ہے۔"

مضمون مذکورہ میں جرمنی میں تبلیغِ اسلام کے خاطر خواہ انتظام اور قرآنِ حکیم کے جرمن زبان میں ترجمہ کے جس عظیم کارنامہ کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے اس کے سرانجام دینے کی سعادت بھی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کو ہی حاصل ہوئی ہے۔

مغربی جرمنی میں جماعتِ احمدیہ کے تین اہم تبلیغی مراکز ہیمبرگ۔ فرانکفورٹ اور نیورن برگ کے مقامات پر خدا تعالےٰ کے فضل سے کئی سال سے فریضۂ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔

جرمن زبان میں قرآنِ پاک کے ترجمہ کے علاوہ اب تک مختلف اہم اسلامی موضوعات پر ہزاروں کی تعداد میں کتب و رسائل شائع کئے جا چکے ہیں۔ گزشتہ سترہ سال سے جرمن زبان میں ماہوار رسالہ Der ISLAM شائع ہو کر جرمن زبان بولے جانے والے ممالک یعنی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے علمی۔ ادبی اور مذہبی حلقوں میں اسلام کی کامیاب نمائندگی کر رہا ہے۔

چنانچہ اس منظم اور مسلسل تبلیغی جدّ وجہد*

*کو دیکھ کر ہی سفارت خانہ جرمنی کے رسالہ نے برملا لکھا ہے کہ "جرمنی میں اسلام کی تبلیغ کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔"

اس حقیقت کا اعتراف جرمن اخبارات اور رسائل میں اکثر ہوتا رہتا ہے چنانچہ کچھ عرصہ قبل ایک کثیر الاشاعت اخبار "Neue Rhein Zeitung" نے ایک مضمون میں لکھا کہ ان تمام تبلیغی مساعی کو دیکھ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جرمنی میں ان تبلیغی مساعی کا آخر کیا مقصد ہے؟ اس سوال کا جواب آسان ہے جماعتِ احمدیہ کا مقصد باہمی تفہیم کی فضا پیدا کرنا حق و انصاف کی خدمت کرنا اور باہمی اخوت اور ہمدردی کے جذبات کو اجاگر کرنا ہے۔ یورپ نے اسلامی دنیا کو مادی ترقیات سے ہمکنار کیا ہے، اس کے عوض اسلام یورپ میں حقیقی مذہبی اور روحانی اقدار کو زندہ و برقرار رکھنا چاہتا ہے۔"

فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام اور ہمارا فرض

(مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد)

فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام احیائے اسلام اور غلبہ اسلام کے لئے ایک اہم کڑی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا احسان عظیم ہے کہ حضور نے احباب جماعت کے لئے نیکیوں میں سبقت حاصل کرنے کا ایک اور زریں موقعہ عطا فرمایا۔ تاریخ احمدیت شاہد ہے۔ کہ انفاق فی سبیل اللہ کی جو بھی تحریک امام وقت نے احباب کے سامنے رکھی۔ جماعت نے اس پر لبیک کہا۔ اور اس کے ٹھوس اور دور رس نتائج نکلے۔ خدا تعالیٰ کے خلیفہ کی زبان سے نکلی ہوئی یہ تحریک بھی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیاب و کامران ہوگی۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم درمے۔ اور سخنے غرضیکہ ہر رنگ میں اس مبارک تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

گذشتہ دنوں محترم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کا ایک نوٹ فاؤنڈیشن کے بارہ میں الفضل میں شائع ہوا ہے۔ جس میں موصوف نے تجویز کیا تھا کہ دوست فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کے لئے کم از کم ایک ایک ماہ کی آمد ادا کریں۔ تا سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محبوب اور عملی کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے جہاں اپنی تمام زندگی غلبہ اسلام کے لئے بسر کی۔ وہاں حضور نے جماعت کے ہر چھوٹے اور بڑے۔ مرد اور عورت۔ بوڑھے اور بچے پر ان گنت احسانات فرمائے ہیں اور ہماری زندگی کا ہر سانس حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں کا مرہون منت ہے۔ ہم سوتے تھے اور حضور ہمارے لئے جاگتے اور دعائیں فرماتے تھے اور یہ انہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ہم سب ثمرات ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم میں سے ہر کمانے والا ملازم۔ کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا اس فنڈ میں وعدہ کرے۔ اسی طرح لجنہ کی بہنیں۔ طالبعلم اور طالبات اور ناصرات اپنا ایک ماہ کا جیب خرچ کم سے کم اس مبارک تحریک میں ادا کریں۔ محترم قاضی صاحب کی تجویز متوسط طبقہ کے لئے مناسب اور قابل عمل ہے ورنہ امراء اور تجار اور دیگر مخیر حضرات سے تو بجا طور پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ کم از کم اپنی ایک سال کی آمد اس میں پیش کریں گے۔ بات صرف ارادہ نیت اور عزم کی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ احباب جماعت بشاشت قلب اور عزم صمیم کے ساتھ اپنے وعدہ جات اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ امراء، پریذیڈنٹ صاحبان اور دوسرے عہدیداران احباب جماعت کے سامنے اس تحریک کی افادیت کو واضح کریں اور ترغیب و تلقین سے کام لیں۔ کام بہرحال خدا تعالیٰ کا ہے۔ جو پورا ہو کر رہے گا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو ہر وقت سلسلہ کی ضرورت اور امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی بشارتیں دی ہیں اور ایسے "انصار" کو بھی عمر اور مال میں برکت پیدا ہونے کی خوشخبری عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اشتہار تبلیغ رسالت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا۔ جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ اور یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے خدمت بجا لاکر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ . . . . میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر اس کا فضل ہے۔ کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔"

پس مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر احباب سے التماس ہے کہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے وعدہ جات جلد ارسال کریں۔

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ور نہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

دوسری ضروری بات جس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ وہ وصولی کا انتظام ہے۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اعلان فرما چکے ہیں کہ احباب ۳۰ جون تک اپنے وعدہ جات کا ایک تہائی حصہ ادا کر دیں۔ اور یہ یوں بھی ضروری ہے۔ کہ چونکہ فاؤنڈیشن کی مد میں چندہ ادا کرنے پر انکم ٹیکس کی REBATE ملتی ہے۔ اور چونکہ حکومت کا مالی سال تیس جون کو ختم ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے پہلے مطلوبہ رقم حضور کی خدمت میں پیش کر دی جائے۔ تا جو حسابات حکومت کو پیش ہوں۔ وہ نہ صرف بروقت پیش ہو سکیں۔ بلکہ دیکھنے والے بھی احباب جماعت کے عشق اور قربانی کو محسوس کئے بغیر نہ رہ سکیں۔ سرکاری ملازم اور تاجر احباب جو انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں انہیں اس طرف بالخصوص توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی رضاؤں پر چلتے ہوئے امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں۔ اور اپنے فرائض کو کما حقہ ادا کر سکیں۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

هو الشافی

بے بی ٹانک (BABYTONIC)

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، اسہال، بدہضمی، دانت نکالنے کی تکالیف اور مٹی کھانے کی عادت کا مثالی علاج ہے۔ بڑی شیشی ۱/- چھوٹی شیشی ۴۵/- خرچ ڈاک بذمہ خریدار

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیوکیمک کمپنی ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹینڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹینڈروں کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں:۔

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر، سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹینڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	P.I.L/161/2-65 نیومیٹک (PNEUMATIC) مشین ڈرلز ۱۰ عدد	-/۱۵ روپے	۶۶/۶/۱۶ تا ۶۶/۷/۱۳	۶۶/۷/۱۴ ۱۰ بجے صبح	۶۶/۷/۱۴ ۱۰½ بجے صبح
۲	P.I.C/64/1-65 اسمبلی فریم لوور کے مکمل = ۱۷۵۰ عدد	-/۱۰ روپے	۶۶/۶/۲۰ تا ۶۶/۷/۱۱	۶۶/۷/۱۲ ۱۰ بجے صبح	۶۶/۷/۱۲ ۱۰½ بجے صبح

۲۔ ڈرائینگز (اگر درکار ہوں) بقیمت -/۱ روپے درخواست دیکر دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز سے حاصل کر سکتے ہیں۔
۳۔ ٹینڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے ہیڈ کوارٹرز آف ایمپریس روڈ لاہور، دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز اسٹیشن پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے سوا تمام دفتری ایام میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کرکے یا منی آرڈر بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹینڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے)
پیشکشیں صرف ان ہی ٹینڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی ــــــ ٹینڈر ان ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ جو حاضر ہونا چاہیں گے
IKF(L)1564

ہمدرد نسواں (ٹھڑاکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰/ روپے

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۸م۔ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ اختر ہمایوں صاحب بہاولپور ہاؤس لاہور ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

۲۹م۔ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کوئینز روڈ لاہور ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

۳۰م۔ محترمہ سیدہ امۃ الباری صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر منیر احمد صاحب رشید بہاولپور ہاؤس لاہور ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

۳۱م۔ محترمہ نعیمہ امۃ السمیع صاحبہ مرحومہ اہلیہ پروفیسر عبدالرشید صاحب قوذی " " ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

۳۲م۔ محترمہ بیگم صاحبہ میجر محی الدین صاحب ملک ملتان شہر ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

۳۳م۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالمالک صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

۳۴م۔ محترمہ بیگم نشاد حسین صاحب ملتان شہر ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

۳۵م۔ محترمہ فرخندہ صاحبہ بنت کیپٹن عبدالواحد صاحب سمن آباد لاہور ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

۳۶م۔ محترمہ نصیر قمر صاحبہ اہلیہ چوہدری ناصر احمد صاحب دارالرحمت ربوہ ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

۳۷م۔ محترمہ انیسہ بیگم صاحبہ بنت قریشی مسعود احمد صاحب کراچی ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

۳۸م۔ محترمہ رئیسہ بیگم صاحبہ مرحومہ بنت " " " ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۲

۳۹م۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیگم مولوی صدرالدین صاحب کھوکھر کراچی ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

۴۰م۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ حاجی منظور الٰہی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

جماعت احمدیہ پلاسور ضلع لائلپور کا کامیاب سالانہ تربیتی جلسہ

۱۱-۱۲ جون بروز ہفتہ اتوار۔ جماعت احمدیہ پلاسور چک ۲۸۷ ج ب حلقہ گوجرہ کا سالانہ جلسہ ہوا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ چک ۲۹۷ دھیرد کے اور کتھوالی کی جماعتوں کے دوستوں نے شریک ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائی۔

پہلا اجلاس رات کو ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک مولوی احمد خاں صاحب نسیم انچارج اصلاح و ارشاد مقامی کی صدارت میں ہوا جس میں صدر صاحب کے علاوہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی انچارج ضلع لائلپور نے تقریریں کیں۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

نماز فجر کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے درس دیا۔ دوسرا اجلاس ۹ بجے سے دوپہر کے بارہ بجے تک ہوا۔ جس میں پہلے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے مشرقی افریقہ میں تبلیغی حالات سنائے اور بعد میں صدر جلسہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے تقریر کی۔

بارہ بجے دوپہر جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

(خاکسار نور حسن امیر حلقہ گوجرہ)

لین دین میں صفائی نہایت ضروری امر ہے

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس نے زندگی کے ہر شعبہ پر روشنی ڈالی ہے تا انسانی زندگی امن و سکون سے بسر ہو۔ خرید و فروخت اور لین دین کے معاملہ میں صفائی پر اسلام نے بڑا زور دیا ہے۔ اور اس معاملہ میں کسی قسم کی ہیرا پھیری۔ وعدہ خلافی اور زیادہ قسمیں کھانے سے سخت منع فرمایا ہے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔

ایاکم وکثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق (مسلم)

یعنی خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں نہ کھایا کرو۔ کیونکہ یہ طریق شروع میں تو مال لگوا دیتا ہے لیکن پھر مٹا دیتا ہے۔

شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کیا سیکرٹریان تحریک جدید کے پاس باقاعدہ ریکارڈ ہے؟

تحریک جدید کے سیکرٹریان جو مقامی طور پر اپنے ریکارڈ کو درست رکھتے ہیں نہ صرف مقامی دوستوں کے لئے بلکہ مرکز کے لئے بھی بڑے مفید وجود ثابت ہو رہے ہیں اور ان کی حسن کارکردگی کو دیکھ کر بے اختیار ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ پس جملہ سیکرٹریان تحریک کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعت کے جملہ وعدے اور وصولی کی پوزیشن ہر وقت درست رہ سکے۔ معینہ فارم مرکز سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ ضرورت اپر ڈویژن کلارکس کی دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل ناردرن سرکل ویسٹ پاکستان لاہور کے لئے۔ امتحان مقابلہ ۳۱ جولائی ۶۶ء کو فارم درخواست ۲۵ پیسے کی ٹکٹ ڈاک بھیجکر طلب ہو۔ درخواستیں ۱۵ جولائی ۶۶ء تک بشمول مصدقہ نقول اسناد۔

تنخواہ ۱۳۵-۷-۱۷۰-۱۰-۲۷۰-۱۵-۳۱۵

شرائط، گریجوایٹ۔ عمر بروز امتحان ۱۷ تا ۲۵۔ سکونت ناردرن سرکل

۲۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹرس پولیس سرگودھا رینج کی درخواستیں مجوزہ فارم میں جو ہر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دفتر سے ملتا ہے ۵ جولائی ۶۶ء تک بشمول مصدقہ نقول سندات بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل سرگودھا رینج سرگودھا۔

تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۷۵

شرائط۔ ایف۔ اے یکم جولائی ۶۶ء کو عمر ۱۸ تا ۲۵ چھاتی ۳۳×۱½ ۳۴ قد ۵-۶

(پ۔ ٹ ۲۶ جون) (ناظر تعلیم)

اعلان نکاح

میرے لڑکے کیپٹن رحمت اللہ خان نیازی کا نکاح مسماۃ قمر النساء خانم صاحبہ بنت آغا حمید اللہ خان صاحب کے ساتھ ۱۹ جون ۶۶ء کو مسجد مبارک میں بعد نماز عصر بعوض مبلغ ۳۶۰۰/- روپیہ حق مہر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔

حاجی رب نواز خان نیازی۔ فیکٹری ایریا ربوہ

نصرت آباد سندھ میں ترک حقہ نوشی

مکرم سید عابد حسین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نصرت آباد سندھ نے اطلاع دی ہے کہ ان کی جماعت کے ایک دوست عبدالرحیم صاحب نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ کافی مدت سے حقہ استعمال کرتے تھے۔ تلقین پر یہ بُری عادت چھوڑ دی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دوستوں کو لغویات سے اجتناب کرنے اور روحانیت میں ترقی کرنے کی توفیق دے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دلفریب زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور
فون نمبر ۲۶۲۲۳

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۶۴:-

میں احمد علی ولد ملک چراغ اللہ قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۷۲ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد:- ملک احمد علی ولد ملک چراغ اللہ صاحب معلم وقف جدید چوہان محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد:- مولوی دوست محمد شاہد شعبہ تاریخ احمدیت ... ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ

مسل نمبر ۱۸۲۶۵:-

میں پیر محمد چوہدری ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۸ مئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے:-

۱۔ اراضی ۱۰۵ (ایک صد پانچ) کنال واقع موضع قاضی پہاڑنگ (ضلع سیالکوٹ) جس کا اندازہ قیمت دس ہزار پانچ صد روپیہ ہے

۲۔ ایک مکان سکونتی واقع محلہ دارالصدر غربی (ب) قیمتی دس ہزار روپیہ۔

۳۔ ایک مکان سکونتی واقع موضع پہاڑنگ ضلع سیالکوٹ قیمتی ایک ہزار روپیہ کل جائداد کی قیمت اندازاً اکیس ہزار پانچ صد روپیہ

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بطور حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۲۔ لیکن میرا گزارہ صرف جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دو صد پچاس روپے بالمقطع ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

العبد:- پیر محمد چوہدری ولد چوہدری محمد الدین قوم جٹ محلہ دارالصدر غربی ب۔ ربوہ

گواہ شد:- ظہور احمد۔ ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ

گواہ شد:- اللہ بخش صدر محلہ دارالصدر غربی ب ربوہ

مسل نمبر ۱۸۲۶۶:-

میں رشید احمد سرور ولد چوہدری حاکم دین قوم جٹ وڑائچ پیشہ واقف زندگی عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے

۱۔ رہائشی مکان پختہ واقع محلہ دارالیمن ربوہ۔ مالیتی چار ہزار روپے قطعہ ۲/۷ سکنی زمین دس مرلے واقع دارالعلوم غربی مالیتی ۔/۳۷۶ روپے قطعہ نمبر ۲۱/۱۹

۲۔ زرعی اراضی ایک ایکڑ واقع عزیز پور ڈگری سیالکوٹ مالیتی نو سو روپے (یہ زمین الکب عارضی الاٹمنٹ ہے)

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۲۔ لیکن میرا گزارہ صرف جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں واقف زندگی ہوں مجھے تحریک جدید کی طرف سے اس وقت ۔/۱۶۰ روپے الاؤنس ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے (نوٹ:- میں اپنی زرعی اراضی کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا اگر میں ایسا نہ کر سکا اور میری وفات کے بعد میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری یہ وصیت منسوخ سمجھی جاوے)

العبد رشید احمد سرور واقف زندگی دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۲۶۷:-

میں کفیلہ خانم بنت شیخ تاج الدین قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن مکان ۹/۱۷۶ شاہی محلہ لاہور ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنے تین بچوں کے اپنے والدین کے گھر ۸/۲۱۷۶ شاہی محلہ لاہور میں رہتی ہوں میرے اور میرے بچوں کے اخراجات کے کفیل میرے والد شیخ تاج الدین صاحب ہیں۔ میری اپنے خاوند سے مکمل علیحدگی ہو چکی ہے اور حق مہر وصول نہیں ہوگا جو ایک ہزار روپیہ تھا۔ اس وقت میری مندرجہ ذیل جائداد ہے:-

زیور طلائی ۸ تولہ مالیتی ۔/۱۰۰۰

نقد قابل وصولی ۔/۱۰۰۰

کل میزان ۔/۲۰۰۰

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میری وفات کے بعد مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں اگر آمدنی کی کوئی صورت پیدا ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی ماہ بماہ کر دیا کروں گی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ کفیلہ خانم بقلم خود

گواہ شد:- محمد عبداللہ قریشی لاہور

گواہ شد:- تاج الدین شاہی محلہ لاہور۔

مسل نمبر ۱۸۲۶۸:-

میں امۃ الحفیظ بنت حافظ عبدالسلام قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے:-

طلائی چوڑیاں ۷ عدد وزن ۴ تولے قیمت ۔۔۔ ۵۰۰ روپیہ

طلائی ہار ایک عدد وزن ۲ تولے قیمت ۔۔۔ ۲۵۰ "

طلائی بندے ایک جوڑا وزن ایک تولہ قیمت ۔۔۔ ۱۲۵ "

طلائی انگوٹھی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ قیمت ۔۔۔ ۱۲۵ "

کل میزان ۔۔۔ ۱,۰۰۰

اس کے علاوہ مجھے مبلغ ۔/۶۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی جائداد منقولہ مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور ۱/۱۰ حصہ تنخواہ ماہوار خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرتی رہوں گی۔

میری وفات کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت آج سے جاری سمجھی جائے

الامۃ:- امۃ الحفیظ بنت حافظ عبدالسلام

گواہ شد:- عبدالسلام وکیل المال تحریک جدید ربوہ

گواہ شد:- ملک سیف الرحمن ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:- امۃ الرشید شوکت صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ۔ نسخل عمر جونیئر ماڈل سکول۔ ربوہ

جماعت کے ہر طبقہ کی تربیت کا علمبردار ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اسکی خریداری قبول فرمائیں

قیمت سالانہ چھ روپے

قابل اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ہمیشہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو

اس امر کا جائزہ لیتے رہو کہ کیا تم صفاتِ الٰہیہ کے مظہر بنے ہو یا نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ (البقرہ ۱۳۹) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"صِبْغَةَ اللّٰهِ کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو یعنی ہمیشہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو اور دیکھتے رہو کہ کیا تم صفاتِ الٰہیہ کے مظہر بنے ہو یا نہیں بنے حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسی غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بنے اور اس کی قابلیت خود اس نے انسانی فطرت کے اندر ودیعت کر دی ہے کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس کی ربوبیت کا مظہر نہیں بن سکتا یا رحمانیت کا مظہر نہیں بن سکتا یا رحیمیت کا مظہر نہیں بن سکتا یا مالک یوم الدین کا مظہر نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں یہ تمام قابلیتیں رکھ دی ہیں۔

اور اسی کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے کہ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ (بخاری جلد ۴ کتاب الاستیذان) یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مادی شکل نہیں۔ اور نہ اسلام اس کا قائل ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی صورت پر آدم کو پیدا کرنے کا یہی مفہوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدم میں صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بننے کی قابلیت رکھ دی۔ اب کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ان صفات کو اپنے وجود کے ذریعے ظاہر نہیں کر سکتا جس طرح خدا تعالیٰ ستار ہے اسیطرح وہ بھی ستار بن سکتا ہے جس طرح خدا شکور ہے اسیطرح وہ بھی شکور بن سکتا ہے۔ جس طرح خدا وہاب ہے اسیطرح وہ بھی وہاب بن سکتا ہے جس طرح خدا رزاق ہے اسیطرح وہ بھی اپنے دائرہ میں رزاق بن سکتا ہے اور درحقیقت اسلامی نقطۂ نگاہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب بھی وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جو صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بن کر اللہ تعالیٰ سے مشارکت پیدا کر لیتا ہے اور اسی کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ دیکھو آک کا ٹڈا آک کے پتوں میں رہ کر ویسا ہی رنگ اختیار کر لیتا ہے اور تتلی جن پھولوں میں اڑتی پھرتی ہے ان کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ کیا ہم ٹڈوں اور تتلیوں سے بھی گئے گزرے ہیں اور ہمارا خدا نعوذ باللہ آک اور پھولوں سے بھی گیا گزرا ہے کہ ٹڈا اگر آک میں رہتا ہے تو اُس کا رنگ قبول کر لیتا ہے۔ تتلیاں جن پھولوں میں رہتی ہیں ان کا رنگ اخذ کر لیتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے بندے اس کے پاس جائیں اور وہ اس کا رنگ قبول نہ کریں درحقیقت اپنے دل کی بدظنی ہی ہوتی ہے جو انسان کو ناکام و نامراد رکھتی ہے"۔

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۱۷)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی ۲۳ جون۔ اس سال دسمبر سے ملک میں دیسی اور انگریزی اوزان ختم ہو جائیں گے اوزان کی جگہ میٹرک اعشاری نظام پیمانہ رائج کیا جائے گا۔ سیر اور پونڈ کی بجائے کلوگرام استعمال ہوا کریں گے۔ ایک کلوگرام سیر سے تقریباً نو تولے زیادہ اور ۲ء۲ پونڈ کے برابر ہوتا ہے۔

وزن کا میٹرک نظام نافذ کرنے کا فیصلہ کل صدارتی کابینہ نے کیا۔ طے پایا کہ ناپ تول کے میٹرک پیمانوں کے نفاذ کے بارے میں مسودہ قانون تیار کر کے قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے وزن کے میٹرک پیمانے دسمبر سے اور دوسرے پیمانے میٹر لیٹر وغیرہ بعد میں رائج ہوں گے۔

● ایوب ہال ۲۳ جون۔ بھارت اعلان تاشقند پر دستخط کرنے کے بعد پاکستان کی سرحدوں اور منگلا بند کی بے شمار خلاف ورزیاں کر چکا ہے حکومت پاکستان ان واقعات پر اکثر مرتبہ احتجاج کر چکی ہے امور خارجہ کے پارلیمانی سیکرٹری نے کل قومی اسمبلی میں بتایا کہ بھارت کی جنگی تیاریوں سے پاکستان کو سخت خطرہ ہے اور حکومت اپنے ملک کے مفاد اور سلامتی کے دفاع کے لئے تمام ضروری اقدامات کر رہی ہے پارلیمانی سیکرٹری مسٹر عبدالاحد بھوٹیا (؟) ضمنی سوالات میں بعض ارکان کے سوالات کا جواب دے رہے تھے۔

● چندی گڑھ ۲۳ جون۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر رام کشن نے کل اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ کہا جاتا ہے مجوزہ پنجابی صوبہ کی تشکیل کے سلسلہ میں رام کشن کو مرکزی حکومت سے سخت اختلاف رائے ہو گیا تھا۔ مرکزی حکومت انہیں برطرف کر کے صوبہ میں صدر راج نافذ کرنے پر غور کر رہی تھی۔ اس سے قبل صوبائی گورنر سردار اجل سنگھ کو بھی مدراس میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ مسٹر دھرم ویرا کو نیا گورنر مقرر کیا گیا ہے مبصرین کا خیال ہے کہ مسٹر رام کشن کے مستعفی ہونے کے بعد صوبہ میں نیا وزیر اعلیٰ مقرر نہیں کیا جائے گا اور مجوزہ پنجابی صوبہ کی تشکیل تک صدر راج نافذ رہے گا۔

● سری نگر۔ ۲۳ جون۔ بھارت کے وزیر داخلہ گلزاری لال نندہ نے کہا ہے کہ پاکستان یا دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت مقبوضہ کشمیر کو بھارت سے چھین نہیں سکتی۔ انہوں نے پاکستان کو مشورہ دیا کہ اسے ریاست کی موجودہ حیثیت قبول کر لینی چاہیئے

مسٹر نندہ مقبوضہ کشمیر کی پریشان کن صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے کل ایک دن کے دورہ پر سری نگر پہنچے۔ انہوں نے شیخ محمد عبداللہ سے اپیل کی کہ انہیں ماضی کی تلخیوں کو بھلا دینا چاہیئے اور اب اعلان کر دینا چاہیئے کہ مسئلہ کشمیر کا کوئی وجود نہیں رہا۔ یاد رہے شیخ عبداللہ، بھارتی حکمرانوں سے اختلافات کے باعث جنوبی ہند میں قید میں ہیں۔

● راولپنڈی ۲۳ جون:- پاکستان میں تعینات البانیہ کے سفیر مسٹر علوی لولو نے کہا ہے کہ البانیہ کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کی حمایت کرتا رہے گا۔ کیونکہ یہ جدوجہد حق و انصاف پر مبنی ہے انہوں نے یہ بیان قومی اسمبلی کے سپیکر کے دفتر میں سپیکر سے ایک ملاقات کے دوران دیا سپیکر عبدالجبار خان نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ البانیہ نے جس طرح کشمیریوں کی جدوجہد آزادی اور پچھلے ستمبر کی جنگ میں پاکستان کی اخلاقی حمایت کی ہے پاکستان اس کے لئے البانیہ کا شکر گذار ہے۔

● لاہور ۲۳ جون:- پنجاب یونیورسٹی کے ایک اعلان کے مطابق بی اے/ بی ایس سی کا امتحان ۵ جولائی سے شروع ہو رہا ہے۔ رول نمبر بھیجے جا رہے ہیں جس امیدوار کو یکم جولائی تک رول نمبر نہ ملے اسے یونیورسٹی کے دفتر سے رجوع کرنا چاہیئے۔

● لاہور ۲۳ جون کل جناب ذوالفقار علی بھٹو صوبائی دارالحکومت میں چھ گھنٹے قیام کے بعد اپنے آبائی شہر لاڑکانہ روانہ ہو گئے۔ وہ صبح خیبر میل سے جب یہاں پہنچے تو لوگ ہزاروں کی تعداد میں ان کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔ خیبر میل ۸ بج کر بیس منٹ پر اسٹیشن پہنچی لیکن گاڑی کے پہنچنے سے گھنٹوں پہلے اسٹیشن پر لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے تھے گاڑی کے آنے تک تمام پلیٹ فارم، ریلوے سٹیشن، اور ریلوے سٹیشن کے باہر کا پورا میدان ہجوم سے بھر گیا تھا۔ خیبر میل جیسے ہی پلیٹ فارم میں داخل ہوئی "ذوالفقار علی بھٹو زندہ باد" کے نعرے بلند ہوئے اور ہجوم والہانہ طور پر ذوالفقار علی بھٹو کے سرکاری ڈبے کی طرف لپکا۔ ذوالفقار علی بھٹو کو باہر نکلنے میں قریب قریب ایک گھنٹہ لگ گیا اور جب وہ نکلے تو ہجوم میں گھر گئے۔ یہ والہانہ استقبال دیکھ کر ان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

● راولپنڈی ۲۳ جون قومی اسمبلی کا اجلاس ۳۰ جون کو بجٹ کی منظوری کے بعد تین روز کے لئے ملتوی ہو جائے گا مگر دوسرا اجلاس ۴ جولائی تک جاری رہے گا۔ تین دنوں کی تعطیل کے بعد باقی ماندہ دنوں میں قانون سازی کا کام ہوگا۔